معاون تجوید

مکتبۃ المدینہ

4921389 - 90-91
2314045 - 2203311
FAX : 2201479

فنِ تجوید اور اس کی تعریف

کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے اس کی تعریف، موضوع اور اس کی غرض وغایت اور یہ کہ اس فن یا علم کا شرعی طور پر حاصل کرنا ضروری ہے لہٰذا چند ضروری وضاحتیں درج ذیل دی جارہی ہیں۔

علمِ تجوید ﴾ تجوید اس علم کو کہتے ہیں جس میں حروف نکلنے کی جگہیں اور اُن کی حالتیں اور پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

علمِ تجوید کا موضوع ﴾ علمِ تجوید میں قرآن کریم کے حروف سے بحث کی جاتی ہے کہ کہاں سے نکلتے ہیں اور کیسے ادا کیے جاتے ہیں۔

علمِ تجوید کا حکم ﴾ علم تجوید کا حکم یہ ہے کہ اس کے قاعدے پڑھنا، سمجھنا فرضِ کفایہ ہے اور اس کے قاعدوں کے مطابق قرآن کریم صحیح پڑھنا فرض عین ہے۔

امام جزری نے فرمایا، 'تجوید کا سیکھنا واجب اور لازم ہے جس شخص نے قرآنِ پاک کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھا وہ گناہگار ہے۔'

ارکانِ تجوید ﴾ تجوید کے چار ارکان ہیں:۔ (۱) حروف کے مخارج کو پہچاننا (۲) صفات کا پہچاننا (۳) حروف کے احکام کو پہچاننا (٤) زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔

مراتب تجوید ﴾ تجوید کے تین مراتب ہیں:۔

(۱) ترتیل : یعنی بہت بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جیسے عام طور پر قُرّاء حضرات محفلوں میں پڑھتے ہیں۔

(۲) حدر : اتنی جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف بآسانی گنے جائیں۔

(۳) تدویر: یعنی ترتیل اور حدر کے درمیان پڑھنا جیسے عام طور پر فرض نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

تجوید کی تعریف ﴾ 'لغت میں تجوید کے معنی تحسین (خوبصورتی) پیدا کرنا، سُتھرا کرنا، عمدہ کرنا ہیں' لیکن اصطلاح میں تجوید کی تعریف یہ کہ 'ہر حرف کو اس کے مخرج اور تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا'

صفت کی تعریف ﴾ جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے، اسے صفت کہتے ہیں۔

مخرج کی تعریف ﴾ جس جگہ سے حرف نکلتا ہے اسے مخرج کہتے ہیں۔

لحن کی تعریف

تجوید کے خلاف ادا ہو تو اسے لَحْن کہتے ہیں۔

لحن کی اقسام

لحن کی دو صورتیں ہیں: (۱) لحنِ جلی (۲) لحنِ خفی

(۱) لحنِ جلی: بڑی غلطی کو کہتے ہیں اس کی چار صورتیں ہیں:۔

۱۔ حرف کو حرف سے بدلنا مثلاً ح کی جگہ ہ۔ س کی جگہ ث پڑھنا۔

۲۔ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کرنا مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلَحَمْدُ پڑھنا۔

۳۔ حرف کو گھٹانا، بڑھانا۔

۴۔ حرکات میں غلطی کرنا۔

(۲) لحنِ خفی: چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں۔

یعنی ان صفات کا چھوڑ دینا جو تحسین حرف سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً جیسے پُر پڑھنے کی جگہ باریک پڑھنا۔

لحنِ جلی اور لحنِ خفی کا شرعی حکم ﴾ لحنِ جلی حرام ہے بعض جگہ معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں اور نماز جاتی رہتی ہے لحنِ خفی مکروہ ہے مگر بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

سوال ﴾ ترتیل سے کیا مراد ہے؟

جواب ﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ترتیل کے کیا معنیٰ ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ

ترجمہ: حروف کی تجوید اور اوقاف کا جاننا یعنی کہاں کیسے وقف کیا جائے اور پھر کہاں سے کیسے شروع کیا جائے ترتیل کہلاتا ہے۔

حرکات کا بیان

سوال۔۱﴾ زیر۔زبر۔پیش کو کیا کہتے ہیں اور ان کی ادائیگی کا کیا طریقہ ہے؟

جواب﴾ زبر۔زیر۔پیش کو حرکات کہتے ہیں جب کہ جدا جدا ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔زبر (َ) منہ کھول کر ادا ہوتی ہے جب کہ (ِ) منہ اور آواز کو نیچے گرا کر ادا ہوتی ہے۔اور (ُ) ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ادا ہوتی ہے۔

حرکات کو معروف طریقے پر پڑھنا چاہئے مجہول طریقہ بالکل غلط ہے۔زبر زیر اور پیش ان تینوں حرکتوں کو اس قدر نہ کھینچا جائے کہ زبر کے ساتھ (الف) اور زیر کے ساتھ (یا) اور پیش کے ساتھ (واؤ) پیدا ہو جائے یعنی بَ کو (با)،بِ کو (بی) اور بُ کو (بُو) ہرگز نہ پڑھیں۔اسی طرح ان تینوں حرکات کو اسطرح بھی نہ پڑھا جائے جس سے ہمزہ ساکنہ پیدا ہو جائے۔جیسے: تَأْ ، تِئْ ، ثُؤْ

سوال۔۲﴾ کیا حرکت کو زیادہ کھینچ کر پڑھنے سے معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں مثال دے کر وضاحت کریں۔

جواب﴾ جی ہاں بسا اوقات حرکت کو الف کی مقدار کھینچ دینے پر معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں مثلاً:۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

ترجمہ : پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دِن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔

لہٰذا اگر آیت کریمہ کے کلمہ لَتُسْـَٔلُنَّ کو لَاتُسْـَٔلُنَّ پڑھ دیا جائے تو اس صورت میں یہ معنیٰ ہوں گے۔

’پھر ضرور نہیں پوچھا جائے گا تم سے اس دِن جملہ نعمتوں کے بارے میں‘ (العیاذ باللہ)

تنوین کا بیان

سوال۔۱ دوزبر (ً) دوزیر (ٍ) دوپیش (ٌ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب دوزبر، دوزیر، دوپیش کو تنوین کہتے ہیں۔ تنوین کا معنی ہے کہ کسی حرف پر دوزبر، دوزیر، دوپیش لگانے سے نون کی آواز پیدا کرنا۔

سوال۔۲ نون قطنی سے کیا مراد ہے؟

جواب تنوین کے بعد اگر کوئی حرف ساکن آجائے تو اس تنوین کو زیر دے کر پڑھنا چاہئے اس کا نام نون قطنی ہے ایسے مقام پر چھوٹا سا نون بھی لکھ دیتے ہیں اگر یہ نون نہ بھی لکھا جب بھی قاعدے کے اعتبار سے پڑھنا چاہئے۔ جیسے:

قَدِيْرٌ ۝ نِ الَّذِىْ ، لُمَزَةِ ۝ نِ الَّذِىْ ، اَحَدٌ ۝ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝

نوٹ واضح رہے کہ حالت وصل میں نون قطنی پڑھا جاتا ہے دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے خلاف قیاس عوام کی سہولت کی غرض سے چھوٹا سا نون لکھا جاتا ہے اسی طرح واضح رہے کہ حالت فصل یعنی وقف کی حالت میں نون قطنی نہیں پڑھنا چاہئے۔ جیسے اگر قَدِيْرٌ ۝ پر آیت کرلی تو اب اَلَّذِىْ پڑھنا چاہئے اسی طرح اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پر آیت کرلی تو اب اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ پڑھنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

حروفِ مدہ کا بیان

سوال۔۱﴾ حروفِ مدّہ کتنے ہیں؟

جواب﴾ حروفِ مدہ تین ہیں: (۱) الف مدّہ (۲) واؤمدہ (۳) ی مدہ

سوال۔۲﴾ حروفِ مدہ کی مکمل تعریف کریں اور انہیں کتنی مقدار میں کھینچنا چاہیے؟

جواب﴾ اگر الف سے پہلے کسی بھی حرف پر زبر آجائے تو الف مدّہ ہوگا۔ مثلاً با الف زبر با۔ اسی طرح وْ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف پر پیش آجائے تو واؤمدہ ہوگا مثلاً باواؤ پیش بُوْ اسی طرح یْ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف کے نیچے زیر آجائے تو ی مدّہ ہوگا مثلاً بای زیر بی۔ حروفِ مدہ کو دو حرکت یا الف کے برابر کھینچیں گے اس مدّہ کو مدّ اصلی بھی کہتے ہیں۔

سوال۔۳﴾ مد کا لغوی اور اِصطلاحی معنیٰ کیا ہیں؟

جواب﴾ مد کا لغوی معنیٰ درازگی اور اصطلاح تجوید میں حروف مدہ یا لین پر آواز کے دراز کرنے کو مدّ کہتے ہیں جب کہ ان کے بعد اسبابِ مدّہ میں سے کوئی سبب ہو۔

کھڑی حرکات کا بیان

سوال۔۱﴾ کھڑی حرکات سے کیا مراد ہے؟

جواب﴾ کھڑا زبر (ٰ) کھڑا زیر (ٖ) اور اُلٹا پیش (ٗ) کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔

سوال۔۲﴾ کھڑی حرکات کو کتنی مقدار میں کھینچیں گے؟

جواب﴾ کھڑی حرکات حروفِ مدّہ کے قائم مقام ہیں۔ یعنی کھڑا زبر الف مدّہ، کھڑا زیر ی مدّہ اور اُلٹا پیش واؤمدّہ کے برابر کھینچیں گے۔

سوال۔۳﴾ کھڑی حرکات کو معروف پڑھیں گے یا مجہول؟

جواب﴾ کھڑی حرکات معروف پڑھیں گے۔

حروفِ لین کا بیان

سوال۔۱﴾ حروفِ لین کتنے ہیں؟

جواب﴾ حروفِ لین دو ہیں: (۱) واوٗلین (۲) یٔ لین۔

سوال۔۲﴾ حروفِ لین کی مکمل تعریف کریں اوران کی ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

جواب﴾ اگر یٔ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف پر زبر آجائے تو یٔ لین ہوگا۔اسی طرح وٗ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف پر زبر آجائے واوٗلین ہوگا۔حروف لین کی ادائیگی کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ان کو بغیر جھٹکے کے نرمی سے پڑھیں گے۔ان حروف کو بھی معروف پڑھیں گے۔اسی طرح ان کے ہجا کا طریقہ یہ ہے مثلاً خا و زبر خَوْ۔ خا ی زبر خَیْ دونوں کے الگ الگ ہجا کرنے کے بعد پھر دونوں کو رواں پڑھیں گے۔

سوال۔۳﴾ حروفِ لین کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب﴾ لین کے معنیٰ نرمی کے ہیں چونکہ یہ حروف نرمی کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں۔

قلقلہ کا بیان

سوال۔۱﴾ قلقلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب﴾ قلقلہ کے معنیٰ جنبش و حرکت دینے کے ہیں۔حروفِ قلقلہ کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی نکلتی ہے۔

سوال۔۲﴾ حروفِ قلقلہ کتنے ہیں اور قلقلہ کی اقسام کتنی ہیں اوران کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب﴾ حروفِ قلقلہ پانچ ہیں: ق، ط، ب، ج، د

اگر حروفِ قلقلہ ساکن ہوں تو قلقلہ صغریٰ ہوگا اور اگر حروفِ قلقلہ مشدّد ہوں تو قلقلہ کبریٰ ہوگا۔

قلقلہ صغریٰ کی مثالیں:۔ اِقْ ۔ اُطْ ۔ اِبْ ۔ اُجْ ۔ اِدْ

قلقلہ کبریٰ کی مثالیں:۔ اِقّْ ۔ اُطّْ ۔ اِبّْ ۔ اُجّْ ۔ اِدّْ

حروفِ قلقلہ کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍ ہے۔

سوال۔۳﴾ قلقلہ ہر وقت ایک جیسا ہوگا یا کچھ کی زیادتی ہوگی؟

جواب﴾ جب حروفِ قلقلہ مشدّد ہوں تو وقف کی حالت میں سب سے زیادہ قلقلہ ہوگا۔جیسے بِالْحَقِّ ہ اس سے کم بلا مشدّد وقف کی حالت میں جیسے بَعِیْدْ اس سے کم جب یہ حروف ساکن ہو اور حالتِ وقف میں نہ ہوں جیسے تَجْرِیْ ۔

نون ساکن اور تنوین کا بیان

نون ساکن کی تعریف ﴿ جس نون پر جزم ہو اس کو نون ساکن کہتے ہیں مثلاً اَنْ ۔اِنْ ۔اُنْ

تنوین کی تعریف ﴿ دو زبر، دو زیر، دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ جیسے ً ٍ ٌ پڑھنے میں تنوین بھی نون ساکن کی طرح یعنی جس طرح نون ساکن پڑھتے ہیں اسی طرح تنوین بھی پڑھتے ہیں جیسے اً پڑھتے ہیں اَنْ کی طرح ہے۔

نون ساکن اور تنوین کے قوانین

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں:۔ (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (٤) اخفاء

لغوی تعریف ﴿ اظہار یعنی حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے بلا کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا۔ اظہار دو حرفوں کے مخرج دُوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اظہار کی اصطلاحی تعریف ﴿ اظہار تین قسم کا ہوتا ہے:۔

(۱) نون ساکن اور تنوین کا اظہار (۲) میم ساکن کا اظہار (۳) لام تعریف کا اظہار

(۱) نون ساکن اور تنوین کا اظہار ﴿ اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی (ع ح غ خ ء ہ) میں سے کوئی حرف آجائے تو یہ اظہار نون ساکن اور تنوین کا اظہار کہلائے گا۔

مثلاً: اَنْعَمْتَ ۔ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔

(۲) میم ساکن کا اظہار ﴿ اگر میم ساکن کے بعد با اور میم کے علاوہ اور کوئی حرف آجائے تو یہ اظہار میم ساکن کا اظہار کہلائے گا، مثلاً: اَلَمْ نَشْرَحْ ۔ هُمْ فِيْهَا ۔ اَنْعَمْتَ وغیرہ۔

(۳) لام تعریف کا اظہار ﴿ لام کا اظہار اس وقت ہوگا جب اس کے بعد کوئی حَرْفِ قَمَرِيَه (اَبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهْ) میں سے آجائے، مثلاً: وَالْقَمَرُ

نون ساکن اور تنوین کے اظہار وضاحت بذریعہ نقشہ

حروفِ حلقی	نون ساکن کے اظہار کی مثالیں ایک کلمے میں	نون کے اظہار کی مثالیں دوکلموں میں	تنوین کے اظہار کی مثالیں دوکلموں میں
ء (ہمزہ)	یَنْئَوْنَ	مِنْ اَجَلٍ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ
ھ (ھا)	مِنْـهُمْ	مِنْ هَادٍ	کُلًّا هَدَیْنَا
ع (عین)	اَنْعَمْتَ	مِنْ عَلَقٍ	سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
ح (حا)	وَانْحَرْ	مِنْ حَقٍّ	عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ
غ (غین)	فَسَیُنْغِضُوْنَ	مِنْ غِلٍّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ
خ (خا)	وَالْمُنْخَنِقَةُ	مِنْ خَیْرٍ	عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

ادغام

لغوی تعریف ◄ ادغام یعنی ایک حرف کو دوسرے میں ملا کر مُشدّد پڑھنا پہلا حرف جو ملایا جاتا ہے اس کو مدغم اور دوسرے حرف کو یعنی جس میں ملاتے ہیں اس کو مدغم فِیْهِ کہتے ہیں۔ادغام قرب اور اتحادِ مخرج کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف ◄ ''نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا''
ادغام کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) ادغام مع الغُنّہ (۲) ادغام بلا غُنّہ۔

ادغام مَعَ الغُنّه کی وضاحت

ادغام مع الغُنّہ ◄ وہ ہے کہ جس کی ادائیگی کے وقت آواز ناک میں جائے۔یہ ادغام چار حرفوں میں ہوتا ہے جن کا مجموعہ یُوْمِنُ ہے مثلاً مِنْ وَّالٍ ۔ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۔ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا وغیرہ۔

اِدغام مَعَ الغُنّه کی وضاحت بذریعہ نقشہ

حروف	نون ساکن کے بعد ادغام مع الغنہ کی مثالیں دوکلموں میں	تنوین کے بعد ادغام مع الغنہ کی مثالیں دوکلموں میں
ی	مَنْ یَّنْظُرُ	رَجُلٌ یَّسْعٰی
ن	مِنْ نَّصِیْرٍ	حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ
م	مِنْ مِّثْلِهٖ	بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
و	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	هُدًی وَّ ذِکْرٰی

ادغام بِلا غُنّہ ﴾ ادغام بلاغنہ میں آواز ناک میں نہیں جاتی۔ یہ ادغام دو حرفوں میں ہوتا ہے وہ حرف 'ل' اور 'ر' ہیں مثلاً مِنْ لُّدُنَّا ۔ عَزِيْزٌ رَّحِيْمٌ ۔

اِدغام مَعَ الْغُنَّہ کی وضاحت بذریعہ نقشہ

حروف	نون ساکن کے بعد ادغام بلاالغنہ کی مثالیں دو کلموں میں	تنوین کے بعد ادغام بلاالغنہ کی مثالیں دو کلموں میں
ل	مِنْ لَّدُنْهُ	مُصَدِّقًا لِّمَا
ر	مِنْ رَّبِّكَ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ادغام کے قاعدے

ادغام کے تین قاعدے ہیں۔

ادغامِ مِثْلَيْن ﴾ اگر کسی ساکن حرف کے بعد وہی حرف آجائے تو ادغامِ مثلین ہوگا۔ مثلاً قُلْ لَّكُمْ

ادغامِ متجانِسَيْن ﴾ اگر ایک مخرج کے دو حرف ہوں اور پہلا حرف ساکن ہو تو ادغامِ متجانسین ہوگا۔ مثلاً قَدْ تَّبَيَّنَ

ادغامِ متقارِبَيْنَ ﴾ اگر دو حرف قریبُ المخرج دو کلموں میں جمع ہوں اور پہلا حرف ساکن ہو تو ادغامِ متقاربین ہوگا۔ مثلاً قُلْ رَّبِّ ۔ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

اظہارِ مطلق ﴾ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ يَرْمَلُوْنَ کے حروف دوسرے کلمے میں ہونا ضروری ہے اگر ایک کلمے میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً دُنْيَا ۔ قِنْوَانٌ ۔ بُنْيَانٌ ۔ صِنْوَانٌ ، اس کو اظہارِ مطلق کہتے ہیں۔

اِخفاء

لغوی تعریف ﴾ اخفاء یعنی نون ساکن اور تنوین چھپا کر اور میم ساکن کو ضعیف ادا کر کے دونوں کے صفتِ غُنّہ کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ یعنی نون اور میم کی صرف صفتِ غُنّہ مابعد کے حرف سے مل کر ادا ہو۔ جیسے مِنْكُمْ اُردو میں جیسے پنکھا، سنگ وغیرہ۔

اخفاء کچھ دُوری اور کچھ قرب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف ﴾ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی حروف یرملون الف اور با کے سوا باقی پندرہ حرفوں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن اور تنوین میں اخفاء ہوگا۔

اخفاء اور غُنّہ میں فرق کی وضاحت

غُنّہ نّ مشدّد اور مِّـ مشدّد پر ہوتا ہے اور غُنّہ کی آواز ناک میں لے جا کر ظاہر کر کے پڑھی جاتی ہے اور اخفاء میں غُنّہ کو چھپا کر ادا کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جَنّٰتٍ تَجْرِی

غُنّہ ↑ اِخفاء ↑

حروفِ اخفاء کو یاد کرنے کا طریقہ

حروفِ اخفاء کو ذیل میں دی ہوئی مُساوات کے ذریعہ ہم آسانی سے یاد کر سکتے ہیں۔

کل حروفِ تہجی : (حروفِ یرملون) + (حروفِ حلقی) + (ا) + (با) + (حروفِ اخفاء)

۲۹ = ۶ + ۶ + ۱ + ۱ + ۱۵

(۲۹ = ۲۹)

اخفاء کی وضاحتیں بذریعہ نقشہ

حروفِ اخفاء	نون ساکن کے بعد اخفاء کی مثالیں ایک کلمے میں	نون ساکن کے بعد اخفاء کی مثالیں دو کلمے میں	تنوین کے بعد اخفاء کی مثالیں
ت	اَنْتَ	اِنْ كُنْتُمْ	جَنّٰتٍ تَجْرِىْ
ث	اُنْثىٰ	مِنْ ثَمَرَةٍ	قَوْلاً ثَقِيْلاً
ج	اَنْجَيْنٰهُ	مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
د	اَنْدَادًا	مِنْ دَآبَّةٍ	كَاْسًا دِهَاقًا
ذ	لِتُنْذِرَ	مَنْ ذَا الَّذِىْ	بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
ز	اُنْزِلَ	فَاِنْ زَلَلْتُمْ	غُلٰمًا زَكِيًّا
س	تَنْسَوْنَ	مِنْ سِجِّيْلٍ ۙ	قَوْلاً سَدِيْداً
ش	اَنْشَاَ	مَنْ شَاءَ	صَبَّارٍ شَكُوْرٍ
ص	يَنْصُرُوْنَ	مِنْ صَلْصَالٍ	عَمَلاً صَالِحًا
ض	مَنْضُوْدٍ	مَنْ ضَلَّ	عَذَابًا ضِعْفًا
ط	يَنْطِقُوْنَ	مِنْ طِيْنٍ	حَلٰلاً طَيِّبًا
ظ	اُنْظُرْ	مَنْ ظَلَمَ	ظِلًّا ظَلِيْلاً
ف	اَنْفُسَكُمْ	فَاِنْ فَاتَكُمْ	قَوْمٌ فَاسِقُوْنَ
ق	يَنْقُضُوْنَ	مِنْ قَبْلِكَ	رِزْقًا قَالُوْا
ك	مِنْكُمْ	مَنْ كَانَ	رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ

میم ساکن کا بیان

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں: (۱) ادغام شفوی (۲) اخفائے شفوی (۳) اظہار شفوی۔

(۱) ادغام شفوی

اگر میم ساکن کے بعد میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں مدغم کردیں گے اسے اِدغامِ شفوی کہتے ہیں۔

مثلاً وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ ۔ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ ۔ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی

(۲) اخفائے شفوی

اگر میم ساکن کے بعد (ب) آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر پڑھتے ہیں۔ اسے اخفائے شفوی کہتے ہیں۔

مثلاً قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ ۔ بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ۔

(۳) اظہار شفوی

اگر میم ساکن کے بعد با اور میم کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہارِ شفوی ہوگا۔

مثلاً اَنْعَمْتَ ۔ اَمْ صَبَرْنَا وغیرہ۔

میم ساکن کے بعد اظہار کی مثالوں سے وضاحت

مثالیں	حروف	مثالیں	حروف
اَلْحَمْدُ	د	وَخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ○	ا
فَاَنْسٰهُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ	ذ	اَنْعَمْتَ	ت
وَالْاَمْرُ	ر	وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ	ث
مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	ز	وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ج	ج
وَجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ○	س	وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ط	ح
اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَآءَ	ش	بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط	خ
وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ط	ه	لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ○	و
قُمْ فَاَنْذِرْ	ف	اَمْ صَبَرْنَا	ص
بَلْ هُمْ قَوْمٌ	ق	اَمْضٰی	ض
اَمْ کُنْتُمْ	ك	وَاَمْطَرْنَا	ط
بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○	ل	وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ	ظ
اَلَمْ نَشْرَحْ	ن	وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○	ع
اَلَمْ یَجْعَلْ	ی	اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ○	غ

اَلف، لام اور را کی تفخیم وترقیق کا بیان

تفخیم کے معنی حرف کوپُر پڑھنااور ترقیق کے معنی حرف کوباریک پڑھنا ہیں۔کل حروفِ تہجی ۲۹ ہیں ان میں سے سات حروفِ مستعلیہ (خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ) جن کا مجموعہ خُصَّ ، ضَغْطٍ ، قِظْ ہے۔جو ہرحالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں مگران کے علاوہ باقی بائیس حروفِ مستفلہ ہیں جو باریک پڑھتے جاتے ہیں مگر الف ، لام اور را کبھی باریک اور کبھی پُر پڑھے جاتے ہیں لہٰذا ذیل میں تینوں کی وضاحت تفصیل سے کی جاتی ہے۔

الف کی تفخیم و ترقیق کے احکام ﴾ الف ہمیشہ اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے اگر ماقبل حرف باریک ہوتو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے اور ماقبل حرف پُر ہوتو الف پُر پڑھا جاتا ہے مثلاً قَالَ ۔ مَا لاَ وغیرہ۔

لاَم کی تفخیم و ترقیق کے احکام ﴾ لام ہمیشہ باریک ہوتا ہے مگر جب لفظ اللّٰہ اسمِ جلالت کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے دونوں لام پُر ہوں گے مثلاً اَرَادَ اللّٰہُ ۔ قَالُوا اللّٰھُمَّ اسی طرح لفظِ اللہ سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوگا مثلاً بِسْمِ اللّٰہِ ۔ لِلّٰہِ وغیرہ۔

را کی تفخیم و ترقیق کے احکام

را متحرک کا حکم ﴾

را پراگر = زبر ہو، پیش ہو = پُر ...... مثلاً اَلَمْ تَرَ ۔ رُزِقُوْا

را پراگر = زیر ہو = باریک ...... مثلاً رِجَالٌ

را ساکن ما قبل متحرک کا حکم ﴾

را ساکن سے پہلے اگر = زبر ہو، پیش ہو، زیر ایک کلمے میں نہ ہو یعنی دوسرے کلمے میں ہو، زیر ہو اور اس کے بعد حروفِ مستعلیہ دوسرے کلمے میں ہو = پُر ...... مثلاً بَرْقٌ ۔ تُرْجَعُوْنَ ۔ اِرْجِعِیْ ۔ اَمِ ارْتَابُوْا ۔ فِیْ قِرْطَاسٍ

را ساکن سے پہلے اگر = زیر ہو، عارضی زیر ہو، زیر ہو اور اس کے بعد حروفِ مستعلیہ اسی کلمے میں ہو ۱ = باریک...... مثلاً شِرْعَةٍ ۔ اَنْذِرْ قَوْمَکَ

﴾ ۱ فِرْقٍ کی را کو پُر اور باریک پڑھنا دونوں جائز ہے۔ ﴾

را ساکن ما قبل ساکن کا حکم ﴾

را ساکن سے پہلے اگر = غیر یائے ساکنہ ہو اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو = پُر ...... مثلاً شَھْرٍ ۵ نُوْرٌ ۵

را ساکن سے پہلے اگر = یائے ساکنہ ہو، غیر یائے ساکنہ ہو اور اس سے پہلے زیر ہو = باریک ...... مثلاً وَالذِّکْرِ ۵ ۔ خَیْرٌ ط

را مشدّد کا حکم ﴾

را مشدّد پراگر = زبر ہو، پیش ہو = پُر ...... مثلاً ضُرٌّ ۔ اَلرّٰاسِخُوْنَ

را مشدّد پراگر = زیر ہو = باریک ...... مثلاً ذُرِّیَّةٌ

را امالہ کا حکم ﴾

رائے امالہ ۲ = باریک ...... مثلاً مَجْرٖھَا

﴾ ۲ رائے امالہ کی را کو اس طرح پڑھیں گے مثلاً قطرے۔ ستارے۔ ہمارے ﴾

مدکا بیان

لُغوی تعریف ﴾ لُغت میں مد کے معنیٰ دراز کرنے اور کھینچنے کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف ﴾ اصطلاحِ تجوید میں حروف مدّہ یا لین پر آواز دراز کرنے کو مد کہا جاتا ہے جبکہ ان کے بعد اسبابِ مدّہ میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

اسباب مدّہ ﴾ حروفِ مدّہ میں سے زیادہ 'مدّ' ہونے کے دو سبب ہیں:۔ (۱) ہمزہ (۲) سکون

مَد کی قسمیں ﴾ مد کی پانچ قسمیں ہیں:۔

(۱) مدِّ متّصل (۲) مدِّ منفصل (۳) مدِّ لازم (٤) مدِّ عارض (٥) مدِّ لین عارض۔

(۱) مدّ متّصل

اگر حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو تو اسے مدِّ متّصل کہتے ہیں۔مثلاً جَآءَ ۔ سُوْٓءَ ۔ جِىٓءَ

(۲) مدّ منفصل

اگر حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو تو اس کو مدِّ منفصل کہتے ہیں۔مثلاً بِمَآ اُنْزِلَ ۔ فِىٓ اَنْفُسِكُمْ

مدِّ متّصل اور مدِّ منفصل کو دو، ڈھائی، یا چار الف کے برابر کھینچیں گے۔

(۳) مدّ لازم

حروف مدّہ یا لین کے بعد اگر سکونِ لازم ہو تو اس کو مدِّ لازم کہتے ہیں۔مثلاً الْـٰٔنَ ۔ عَيْنْ

مدِّ لازم کی مقدار تین یا پانچ الف ہے۔

(٤) مدّ عارض

اگر حروفِ مدّہ کے بعد عارضی سکون ہو تو اس کو مدِّ عارض کہتے ہیں۔مثلاً رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (وقف کی حالت میں)

(٥) مدّ لین عارض

اگر حروفِ لین کے بعد عارضی سکون ہو تو اس کو مدِّ لین عارض کہتے ہیں۔مثلاً وَالصَّيْفِ ۝ (وقف کی حالت میں)

مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض کو تین الف تک کھینچ کر پڑھیں گے۔

حروفِ مقطعات کا بیان

قرآنِ پاک کی چند سورتیں ایسے لفظوں سے شروع ہوتی ہیں جن کو ملا کر نہیں پڑھا جاتا بلکہ ان کو مفرد حروف کی طرح الگ الگ بغیر ہجوں کے پڑھا جاتا ہے۔ حروفِ مقطعات کو پڑھتے وقت ذیل میں دی گئی باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ ٓ کی مقدار پوری طرح ادا کریں۔

۲۔ جہاں میم مشدّد ہو وہاں غنہ کریں۔

۳۔ طٰ، ہٰ، یٰ، حٰ، سٰ کی کھڑی حرکات کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں گے۔

٤۔ کٓھٰیٰعٓصٓ میں عین کے نون کو اور عٓسٓقٓ میں عین اور سین کے نون کو اخفاء کرکے پڑھیں یعنی غنہ کرکے پڑھیں۔

٥۔ طٰسٓمٓ میں سین کے نون کا میم میں یرملون کے قاعدہ کے مطابق ادغام مع الغنہ کرکے پڑھیں۔ طَا سِیْـمْـمِیْمْ

٦۔ الٓمٓ ۝ اللّٰهُ کے پڑھنے کی دو صورتیں ہیں وَقْفْ اور وَصْل۔

وقف میں اس طرح پڑھیں: الٓمٓ ۝ اَللّٰهُ اور وصل میں اس طرح پڑھیں: اَلِفْ لَآمْ مِیْ مَ اللّٰهُ۔

حروفِ مقطعات کے پڑھنے کی غلطی سے بچنے کے لئے ذیل میں حروفِ مقطعات کے ہر حرف کے نیچے اسی حرف کو اُردو میں تحریر کیا گیا ہے۔

صٓ	قٓ	نٓ	طٰهٰ
صَآدْ	قَآفْ	نُوْنَ	طَا هَا
یٰسٓ	طٰسٓ	حٰمٓ	الٓرٰ
یَا سِیْنَ	طَا سِیْنَ	حَا مِیْمَ	اَلِفْ لَآمْ رَا
الٓمٓ	الٓمٓرٰ	عٓسٓقٓ	طٰسٓمٓ
اَلِفْ لَآمْ مِیْـمَ	اَلِفْ لَآمْ مِیْـمَ رَا	عَیْنَ سِیْنَ قَآفْ	طَاسِیْـمْـمِیْمْ

الٓمٓصٓ	کٓهٰیٰعٓصٓ
اَلِفْ لَآمْ مِیْـمَ صَآدْ	کَآفْ هَا یَا عَیْنَ صَآدْ

الٓمٓ اللّٰهُ
اَلِفْ لَآمْ مِیْـمْ اَللّٰهُ (وقف) اَلِفْ لَآمْ مِیْ مَ اللّٰهُ (وصل)

زائد الف کا بیان

زبر والے حرف کے بعد الف ہو تو وہ مل کر لمبا پڑھا جائے گا جیسا کہ مَـا ھَـا ۔ اگر ایسے الف کے بعد جزم یا تشدید والا حرف آجائے تو الف نہیں پڑھا جاتا جیسے فَـادْعُ وَالَّذِیْ مگر قرآن مجید میں مقامات ذیل ایسے ہیں جہاں الف کے بعد جزم یا تشدید والا حرف بھی نہیں لیکن پھر بھی الف نہیں پڑھا جاتا یہ الف زائد کہلاتا ہے عموماً قرآن مجید میں اس پر یہ + نشان لگا ہوتا ہے لہٰذا جس الف پر یہ نشان + لگا ہوا اس الف کو نہیں پڑھیں گے۔

نمبر شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	نام پارہ
۱	اَفَائِنْ	اَفَئِنْ	لَنْ تَنَالُوْا
۲	لَاۡاِلَی اللّٰہِ	لَاِلَی اللّٰہِ	/ / /
۳	اَنْ تَبُوْٓءَا	اَنْ تَبُوْٓءَ	لَا یُحِبُّ اللّٰہُ
۴	اَنَا	اَنَ	جس جگہ ہو
۵	مَلَاۡئِہٖ	مَلَئِہٖ	ہر جگہ
۶	وَلَاۡاَوْضَعُوْا	وَلَاَوْضَعُوْا	وَاعْلَمُوْا
۷	ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
۸	لِتَتْلُوَا	لِتَتْلُوَ	وَمَآ اُبَرِّئُ
۹	لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ	سُبْحٰنَ الَّذِیْ
۱۰	لِشَاْیْءٍ	لِشَیْءٍ	/ / /
۱۱	لٰکِنَّا	لٰکِنْ	/ / /
۱۲	لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	وَقَالَ الَّذِیْنَ
۱۳	لَاۡاِلَی الْجَحِیْمِ	لَاِلَی الْجَحِیْمِ	وَمَالِیَ
۱۴	لِیَبْلُوَا	لِیَبْلُوَ	حٰمٓ
۱۵	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	/ / /
۱۶	لَاۡاَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ
۱۷	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَ	تَبَارَکَ الَّذِیْ
۱۸	قَوَارِیْرَا	قَوَارِیْرَ	/ / /

زائد اَلِف کو وَقف اور وصل میں پڑھنے کی تفصیل

نمبر شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت		نام پارہ
		وقف	وصل	
۱	لٰـكِنَّا +	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	سُبْحٰنَ الَّذِیْ
۲	اَلظُّنُوْنَا +	اَلظُّنُوْنَا	اَلظُّنُوْنَ	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ
۳	اَلرَّسُوْلَا +	اَلرَّسُوْلَا	اَلرَّسُوْلَ	وَمَنْ يَّقْنُتْ
۴	اَلسَّبِيْلَا +	اَلسَّبِيْلَا	اَلسَّبِيْلَ	وَمَنْ يَّقْنُتْ
۵	قَوَارِيْرَا +	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	تَبَارَكَ الَّذِیْ
۶	اَنَا +	اَنَا	اَنَ	ہر جگہ

س اور صاد پڑھنے کی تفصیل

ذیل میں چار کلمات صاد سے لکھے جاتے ہیں اور صاد پر باریک سین بھی لکھا ہوتا ہے ان کے پڑھنے کی تفصیل ذیل دی جاتی ہے۔

پڑھنے کی تفصیل	لفظ	نمبر شمار
صرف سین پڑھیں گے	وَيَبْصُۜطُ	۱
صرف سین پڑھیں گے	بَصْۜطَةً	۲
سین اور صاد دونوں پڑھنا جائز ہے	اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ	۳
صرف صاد پڑھیں گے	بِمُصَۜيْطِرٍ	۴

رُمُوز اوقاف قرآن

سوال۔۱﴿ قرآن مجید میں o دائرہ کا نشان کیا ظاہر کرتا ہے۔

جواب﴿ آیت کی علامت کو ظاہر کرتا ہے۔اس پر ٹھہرنا چاہئے جبکہ اس پر کوئی اور علامت نہ ہو۔مثلاً ط ۔ م وغیرہ یعنی دوسری علامت ہو تو اس کے موافق عمل کرنا چاہئے۔

سوال۔۲﴿ قرآن مجید میں جب آیت پر لا ہو تو اس پر کیا کرنا چاہئے۔

جواب﴿ قرآن مجید میں آیت پر لا ہو یعنی اس صورت میں ۵ۙ ہو تو اس پر ٹھہرنے نہ ٹھہرنے میں اختلاف ہے قول مشہور یہی ہے کہ نہ ٹھہرے۔

سوال۔۳﴿ قرآن مجید میں وقفِ لازم کی علامت م پر ٹھہرنا کیوں ضروری ہے۔

جواب﴿ اس لئے کہ نہ ٹھہرنے سے معانی میں ابہام پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

سوال۔۴﴿ قرآن مجید میں وقفِ مجوز کی علامت ز پر ٹھہرنا چاہئے یا نہیں۔

جواب﴿ نہ ٹھہرنا مناسب ہے۔

سوال۔۵﴿ قرآنِ مجید میں وقف جائز کی علامت کون سی ہے اور اس کا کیا حکم ہے۔

جواب﴿ وقف جائز کی علامت ج ہے یہاں پر ٹھہرنے نہ ٹھہرنے دونوں کا اختیار ہے۔

سوال۔۶﴿ قرآن مجید میں وقفِ مطلق کی علامت ط پر ٹھہرنا چاہئے یا نہیں۔

جواب﴿ ٹھہرنا چاہئے کیونکہ اس علامت کے بعد موضوع گفتگو جاری رہتا ہے۔

سوال۔۷﴿ قرآن مجید میں وقفِ مرخص 'ص' کی علامت کیا ظاہر کرتی ہے۔

جواب﴿ یہ علامت ظاہر کرتی ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی وجہ سے پڑھنے والا ٹھہر جائے تو رُخصت ہے۔

سوال۔۸﴿ صلے کی علامت سے کیا مراد ہے اس پر ٹھہرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب﴿ یہ علامت الوصل اولیٰ کا اختصار ہے یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

سوال۔۹﴿ قرآن مجید میں علامتِ وقف کہاں استعمال ہوتی ہے۔

جواب﴿ ان مقامات پر جہاں پر ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو اس لئے متوجہ کیا جاتا ہے کہ یہاں ٹھہرو۔

سوال۔۱۰﴿ قرآن مجید میں س کیا ظاہر کرتی ہے۔

جواب﴿ یہ علامت سکتہ کا اختصار ہے یعنی ایسا مختصر وقفہ کہ سانس نہ ٹوٹے۔

سوال۔۱۱﴿ قرآن مجید کی علامت صل قَدْ یُوصَلُ کا مخفف ہے بتایئے یہاں پر ٹھہرنا چاہیئے یا نہیں۔

جواب﴿ یہاں وقف بہتر ہے۔

سوال۔۱۲﴿ قرآن مجید کی علامت لا لاَ تَقِفْ کا مخفف ہے بتایئے جس آیت پر یہ علامت ہو وہاں ٹھہرنا چاہیئے یا نہیں۔

جواب﴿ جہاں لا ہو وہاں وصل ضروری ہے وقف دُرست نہیں۔

سوال۔۱۳﴿ قرآن مجید میں اگر قِفْ کی علامت ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب﴿ یہ صیغۂ امر کی علامت ہے یہاں وقف بہتر ہے۔

سوال۔۱۴﴿ ک کی علامت کیا ظاہر کرتی ہے۔

جواب﴿ کَذٰلِکَ کی علامت ہے اس سے مُراد ہے کہ یہاں وہی وقف ہے جو اُوپر گذرا ہے۔

سوال۔۱۵﴿ پانچ آیتیں پوری ہونے کی کون سی علامت ہے۔

جواب﴿ پانچ آیتیں پوری ہونے کی علامت ہ ہے۔

سوال۔۱۶﴿ دس آیتیں پوری ہونے کی کون سی علامت ہے۔

جواب﴿ ے دس آیتیں پوری ہونے کی علامت ہے۔

سوال۔۱۷﴿ عب کی علامت سے کیا مراد ہے۔

جواب﴿ عشرۂ بصریہ کی علامت سے مراد یہ ہے کہ قراء بصرہ کی شمار سے دس آیتیں ہوئیں۔

سوال۔۱۸﴿ خب کی علامت سے کیا مراد ہے۔

جواب﴿ خُمُسَۃٌ بصریہ کی علامت ہے مراد یہ ہے کہ قراء بصرہ کی شمار سے پانچ آیتیں ہو چکی۔

سوال۔۱۹﴿ تب کی علامت سے کیا مراد ہے۔

جواب﴿ اٰیۃ بصریہ کی علامت ہے یہاں قراء بصرہ کے نزدیک آیت ہے۔

سوال۔۲۰﴿ لب کی علامت سے کیا مراد ہے۔

جواب﴿ لَیْسَ بِاٰیَۃٍ عِنْدَ الْبَصْرِیِّیْنَ کی علامت ہے یہاں بصریوں کے نزدیک آیت نہیں۔

سوال۔۲۱﴿ قرآن مجید میں وقف النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علامت کیا ظاہر کرتی ہے۔

جواب﴿ روایت کی رو سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت کرتے ہوئے اس جگہ وقف فرمایا تھا وہاں وقف النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علامت آئی ہے۔

سوال۔۲۲﴿ ∴ ∴ سے کیا مراد ہے۔

جواب﴿ ∴ ∴ ' ان تین تین نقطوں میں گھری ہوئی عبارت یا پہلے نقطوں پر ٹھہرا جائے اور اگلے نقطوں پر نہ ٹھہرا جائے یا پہلے نقطوں پر نہ ٹھہرا جائے تو اگلے نقطوں پر ٹھہرا جائے اسے مُعانقہ کہتے ہیں جس کی علامت مع ہے۔

سوال۔۲۳﴿ اَلسَّجْدَۃ سجدہ کی علامت ہے اس کا کیا حکم ہے۔

جواب﴿ باہر اور آیت پر اَلسَّجْدَۃ لکھا ہوتا ہے یہاں سجدۂ تلاوت کیا جاتا ہے۔

سوال۔۲۴﴿ ع کس کی علامت ہے۔

جواب﴿ ع رکوع ختم ہونے کی علامت ہے۔

مخارج کا بیان وضاحت بذریعہ نقشہ

نمبر شمار	حروف			القاب حروف	نوعیت مخرج	مخرج
مخرج ۱	الف	و	ی	حروف مدّہ	جوفی مخرج	جوف دھن (یعنی منہ کا خالی حصّہ)
مخرج ۲	ء	ہ		حروفِ حلقی	حلقی مخارج	حلق کا آخری حصہ (جو سینے کی طرف ہے)
مخرج ۳	ع	ح				حلق کا درمیانی حصہ
مخرج ۴	غ	خ				حلق کا قریب والا حصہ (جو سینے سے منہ کی طرف ہے)
مخرج ۵	ق			حروفِ لہویہ	لسانی مخارج	زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ
مخرج ۶	ک					زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ
مخرج ۷	ج	ش	ی	حروفِ شجریہ		زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو
مخرج ۸	ض			حافیہ		حافۂ لسان یعنی زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں
مخرج ۹	ل			حروفِ ذلقیہ طرفیہ		طرف لسان اور ضواحک سے ثنایا علیا تک مقابل کا تالو
مخرج ۱۰	ن					طرف لسان اور انیاب سے ثنایا علیا تک مقابل کا تالو
مخرج ۱۱	ر					نون کے مخرج کے قریب سے۔ اس میں پشتِ زبان کو دخل ہے
مخرج ۱۲	ط	د	ت	حروفِ نطعیہ		ثنایا علیا کی جڑ اور نوک زبان
مخرج ۱۳	ز	س	ص	حروفِ اسلیہ		زبان کی نوک اور ثنایا علیا سفلی کے درمیان سے
مخرج ۱۴	ظ	ذ	ث	حروفِ لثویہ		زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے کنارے
مخرج ۱۵	ف			حروفِ شفویہ	شفوی مخارج	ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کا پیٹ
مخرج ۱۶	ب	م	و			ب (دونوں ہونٹوں کی تری سے) م (دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے) و (دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانا)
مخرج ۱۷	غنّہ				خیشومی مخارج	خیشوم سے یعنی ناک کے بانسے

دانتوں کے نام

چونکہ حروف کے مخارج میں دانتوں کو بھی دخل ہے اس لئے آسانی کے واسطے پہلے دانتوں کی تعداد اور ان کے ناموں کو بیان کیا جاتا ہے۔ انسان کے منہ میں کل 32 دانت ہوتے ہیں جن میں بیس داڑھیں ہیں۔

۱۔ ثنایا ﴾ سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو اوپر والوں کو ثنایا عُلیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سُفلی کہتے ہیں۔

۲۔ رباعیات ﴾ ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو رباعیات کہتے ہیں۔

۳۔ انیاب ﴾ رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو انیاب کہتے ہیں۔

٤۔ ضواحک ﴾ انیاب کے دائیں بائی اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں ہوتی ہیں ان کو ضواحک کہتے ہیں۔

٥۔ طواحن ﴾ ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں ان کو طواحن کہتے ہیں۔

٦۔ نواجذ ﴾ طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں ان کو نواجذ کہتے ہیں۔

۷۔ اضراس ﴾ ضواحک سے لے کر نواجذ تک کل بیس داڑھیں جن کو اضراس کہتے ہیں۔

قرآنِ پاک کے فضائل پر چند احادیثِ مُبارکہ

حدیث ۔۱ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔'

حدیث ۔۲ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے میں نہیں کہتا الٓمٓ میں ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف۔'

حدیث ۔۳ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'صاحبِ قرآن قیامت کے دن آئے گا۔ قرآن کہے گا اے پالنہار! اسے آراستہ فرما دے اور چنانچہ اسے عزّت وشرف کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا اے پروردگار! اسے اور نواز اس کے بعد اسے عزّت وشرف کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا اے ربّ! اس سے راضی ہو جا۔ اللہ عزوجل اسے راضی ہو جائے گا۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا تم قرآن پڑھو اور اُوپر چڑھو اور وہ ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بڑھتا چلا جائے گا۔'

حدیث ۔۴ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جو قرآن پڑھے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی۔'

حدیث ۔۵ سلطانِ انبیاء، سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'تم قرآن حفظ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُس دِل کو جہنم کا عذاب نہ دے گا جس نے قرآن حفظ کیا ہو۔'

حدیث ۔۶ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'یقیناً یہ قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا۔ اس لئے جب تم قرآن پڑھو تو رویا کرو اگر تم نہ رو سکو تو رونے کی کوشش ہی کرو اور تم اسے خوش آوازی سے پڑھو کیونکہ جو قرآن خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'

حدیث ۔۷ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'بلاشُبہ وہ شخص جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حِصّہ نہیں وہ وِیران گھر کی طرح ہے۔'

حدیث ۔۸ میٹھے مدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جو شخص کسی رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔'

حدیث ۔۹ سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'قرآنِ پاک اہلِ عرب کے لب ولہجہ پر پڑھو۔'

حدیث ۔۱۰ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جو انسان بھی قرآن پڑھے پھر اسے بھول جائے وہ اللہ عزوجل سے کوڑھی ہو کر ملے گا (یعنی ہاتھ کٹا ہوا آدمی)۔